بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ
یوم پنجشنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۵؍احسان ۱۳۴۶ ہش ۔ ۶؍ربیع الاول ۱۳۸۷ھ ۔ ۱۵؍جون ۱۹۶۷ء	نمبر ۱۳۰

اخبار احمدیہ

—٭ ربوہ ۱۴؍جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

—٭ مکرم مولوی عبد المنان صاحب مربی سلسلہ مقیم ملتان کی والدہ صاحبہ محترمہ (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں) کو بلڈ پریشر کا شدید حملہ ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے ان کی حالت تشویشناک ہو گئی تھی۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت سنبھل گئی۔ اب افاقہ ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

—٭ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر صنعت و تجارت مطلع فرماتے ہیں۔
ملک حامد علی صاحب دہلوی امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع مظفر گڑھ کا نوجوان اور مخلص لڑکا مشتاق احمد دہلوی تشویشناک طور پر بیمار ہے اور نشتر میڈیکل ہسپتال ملتان میں داخل ہے کمزوری کا دن بدن بڑھ رہی ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے معجزانہ طور پر شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

—٭ وکالت مال تحریک جدید میں انسپکٹران کی بعض آسامیاں خالی ہیں۔ انٹرویو ۲۴ جون کو صبح نو بجے دفتر وکالت دیوان میں ہوگا خواہشمند احباب وقت مقررہ پر تشریف لے آئیں۔ تعلیمی معیار کم از کم میٹرک ہے۔ تحریری درخواستیں فوری طور پر وکالت دیوان کو بھجوا دیں۔
(وکیل الدیوان تحریک جدید)

—٭ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ
امانت فنڈ تحریک جدید میں
روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی
[illegible]
افسر امانت تحریک جدید

تمام جماعتوں میں سیرت النبیؐ کے جلسے منعقد کئے جائیں

۲۱؍جون کو تمام جماعتیں جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد کریں اور رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوائیں۔
(ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صرف پوست اور چھلکے پر قانع نہ ہو۔ پوست کچھ چیز نہیں

خدا تعالیٰ مغز چاہتا ہے اسلام کی حقیقت اور روح کو سمجھو اور اس کے مطابق عمل کرو

"میرے آنے کی غرض تو یہ ہے کہ اسلام کا غلبہ دوسرے ادیان پر ہو۔ دوسرا کام یہ ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور یہ کرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں۔ یہ صرف زبانوں پر حساب ہے اس کے لئے ضرورت ہے کہ وہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جاوے جو اسلام کا مغز اور اصل ہے میں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا۔ جب تک ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ کا سا رنگ پیدا نہ ہو۔ وہ دنیا سے محبت نہ کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں۔ اب جو کچھ ہے وہ دنیا ہی کے لئے ہے اور اس قدر استغراق دنیا میں ہو رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے لئے کوئی خانہ خالی نہیں رہنے دیا۔ تجارت ہے تو دنیا کے لئے، عمارت ہے تو دنیا کے لئے بلکہ نماز روزہ اگر ہے تو وہ بھی دنیا کے لئے دنیاداروں کے قرب کے لئے تو سب کچھ کیا جاتا ہے مگر دین کا پاس ذرہ بھی نہیں۔ اب ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ کیا اسلام کے اعتراف اور قبولیت کا اتنا ہی منشاء تھا جو سمجھ لیا گیا ہے؟ یا وہ بلند غرض ہے میں تو یہ جانتا ہوں کہ مومن پاک کیا جاتا ہے اور اس میں فرشتوں کا رنگ ہو جاتا ہے۔ جیسے جیسے اللہ تعالیٰ کا قرب بڑھتا جاتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا کلام سنتا اور اس سے تسلی پاتا ہے۔ اب تم میں سے ہر ایک اپنے اپنے دل میں سوچ لے کہ کیا یہ مقام اسے حاصل ہے؟ میں سچ کہتا ہوں کہ تم صرف پوست اور چھلکے پر قانع ہو گئے ہو حالانکہ یہ کچھ چیز نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ مغز چاہتا ہے۔ پس جیسے میرا یہ کام ہے کہ ان حملوں کو رد کیا جائے جو بیرونی طور پر اسلام پر ہوتے ہیں۔ ویسے ہی مسلمانوں میں اسلام کی حقیقت اور روح پیدا کی جاوے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم صفحہ ۲۶۰، ۲۶۱)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ جون ۱۹۶۷ء

بریں عقل و دانش بباید گریست

(۲)

جیسا کہ ہم گزشتہ اقتباسیہ میں بھی نقل کر چکے ہیں۔ مولوی چراغ علی صاحب کے رسالہ تحقیق الجہاد پر تبصرہ کرتے ہوئے مودودی صاحب کا ماہنامہ رقمطراز ہے۔
"مصنف کے طرز استدلال کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ وہ جنگ کو بنیادی طور پر ایک خوفناک برائی سمجھتے ہیں۔ تلوار درحقیقت قوت کا نام ہے اور بسا اوقات شر اور فساد کو دنیا سے مٹانے کے لئے قوت سے زیادہ مفید اور مؤثر کوئی دوسرا ہتھیار نہیں ہوتا اور بعض مقامات پر یہ ضروری ہوتا ہے کہ خود آگے بڑھ کر شر اور فساد کے زور کو قوت کے ساتھ توڑ دیا جائے۔ قرآن مجید کی متعدد آیات فاضل مصنف کے نقطۂ نظر کی تردید میں پیش کی جا سکتی ہیں۔ مثلاً وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ۔ (البقرہ ۱۹۳) فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ (توبہ آیت ۱۲)
ان آیات سے صاف پتہ چلتا ہے کہ باری تعالے مسلمانوں کو فتنے کی سرکوبی کا حکم دے رہا ہے تاکہ اس کے مٹنے کے بعد اللہ کا دین سربلند ہو۔"

(ترجمان القرآن جون ۱۹۶۷ء صفحہ ۵۶/۵۷)

ان آیات سے مودودی صاحب کے تبصرہ نگار نے نظریہ جبر برآمد کیا ہے پہلی آیہ کریمہ قرآن کریم میں دو جگہ وارد ہوئی ہے۔ ایک دفعہ سورہ بقرہ اور ایک دفعہ سورۂ انفال میں یہاں ہم دونوں جگہ کے سیاق و سباق کے ساتھ ان آیات کو درج کرتے ہیں۔

(۱) وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ج وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ج فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ (بقرہ ۵۶/۵۷)

اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور (کسی پر) زیادتی نہ کرو (اور یاد رکھو کہ) اللہ زیادتی کرنے والوں سے ہرگز محبت نہیں کرتا اور جہاں بھی ان (ناحق لڑنے والوں) کو پاؤ انہیں قتل کرو۔ اور (تم بھی) انہیں اس جگہ سے نکال دو۔ جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا اور (یہ) فتنہ قتل سے (بھی) زیادہ سخت (نقصان دہ) ہے۔ اور تم ان سے مسجد حرام کے قرب (و جوار) میں (اس وقت تک) جنگ نہ کرو۔ جب تک وہ (خود) تم سے اس میں جنگ (کی ابتداء) نہ کریں۔ اور اگر وہ تم سے (وہاں بھی) جنگ کریں۔ تو تم بھی انہیں قتل کرو۔ ان کافروں کی یہی سزا ہے۔ پھر اگر وہ باز آجائیں تو اللہ یقیناً بڑا بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور تم ان سے اس وقت تک جنگ کرو کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے۔ اور دین اللہ ہی کے لئے ہو جائے۔ پھر اگر وہ باز آجائیں (تو یاد رکھو کہ) ظالموں کے سوا کسی پر گرفت جائز نہیں۔

(۲) قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ج وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ج فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

تو کافروں سے کہہ دے کہ اگر وہ باز آجائیں تو جو (قصور) ان سے پہلے ہو چکا ہے انہیں معاف کر دیا جائے گا۔ اور اگر وہ پھر (اپنی کرتوتوں کی طرف) لوٹیں گے تو پہلے لوگوں کی (جو) سنت گزر چکی ہے (وہی ان سے معاملہ ہوگا) اور ان (کفار) سے لڑتے جاؤ۔ یہاں تک کہ جبر کا نام و نشان باقی نہ رہے۔ اور دین سب کا سب اللہ ہی کے لئے ہو جائے۔ اور اگر وہ رک جائیں تو اللہ (تعالے) یقیناً ان کے اعمال کو دیکھتا ہے۔ (انفال ۳۹/۴۰)

مودودی صاحب کے تبصرہ نگار خدا جانے کس اصول کے مطابق یہاں لفظ فتنہ کے مطلق معنی کرتے ہیں حالانکہ اوپر کی آیات میں فتنہ کی اچھی طرح وضاحت کر دی گئی ہے۔ جو یہ ہے کہ کفار پہلے مسلمانوں پر حملہ کرتے تھے۔ اور مسلمان ان حملوں کا دفاع کرتے ہیں۔ قرآن کریم دونوں جگہ یہی حکم دیتا ہے۔ کہ اس خاص "فتنہ" کو ختم کرو یعنی یہ لوگ مسلمانوں پر ناحق حملہ کرنے سے باز آجائیں۔ اب بتائیے یہ دفاع نہیں تو اور کیا ہے؟

ان آیات کو پڑھئے اور سوچئے کہ اللہ تعالے تو فرماتا ہے کہ اگر وہ اس خاص فتنہ کو ترک کر دیں۔ اور دین کا اختیار کرنا ان کے جبر کی بجائے اللہ تعالے کی منشاء پر ہو جائے۔ تو اس وقت اگر تم کوئی اقدام کرو گے تو اس کی ذمہ داری تم پر عائد ہوگی۔ مگر جب انسان کے دل میں زیغ پیدا ہو جائے۔ تو وہ ایسی صاف اور سیدھی بات سے بھی الٹ معنی پیدا کرتا ہے۔ (باقی)

حدیث النبی

جھگڑالو آدمی خدا کو ناپسند ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔

(بخاری کتاب المظالم)

قطعہ

ادب سے وقت کو جنبش نہیں ہے
ادب سے دم بخود کون و مکاں ہیں
کوئی گزرا ہے چرخ نیلگوں سے
مہ و انجم میں قدموں کے نشاں ہیں

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسومات و بدعات کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان جہاد

(مکرم مرزا محمد سلیم صاحب اختر شاہد مربی سلسلہ مقیم بوریوالہ ضلع ملتان)

قسط چہارم

(تسلسل کے لئے دیکھیں الفضل ۳۰ر مئی سنہ ۱۹۶۷ء)

چھبیسویں رسم

چھبیسویں رسم شادی بیاہ کے موقعوں پر بینڈ باجوں کا بجانا ہے۔ آج کل شادیوں کے موقعہ پر بینڈ باجے والوں کو بڑے بڑے شہروں سے خاص طور پر بُلایا جاتا ہے اور سینکڑوں روپے اُن کو دئے جاتے ہیں اور اس سے غرض صرف یہ ہوتی ہے کہ بڑائی کا اظہار ہو۔ بینڈ باجوں والے عشقیہ اشعار اور فلمی گانے سناتے ہیں چونکہ یہ باتیں فسق و فجور کی طرف دعوت دیتی ہیں اس لئے بینڈ باجوں کا بجانا جائز نہیں نیز ایک لغو اور بیہودہ فعل پر سینکڑوں روپے خرچ کرنا اسراف میں داخل ہے جو منع ہے۔ ہاں اگر نکاح کا اعلان مدِ نظر ہو تو آجکل اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایسے ذرائع نکل آئے ہیں کہ بینڈ باجوں کی ضرورت ہی نہیں رہتی مثلاً اخبار میں نکاح کا اعلان شائع کروا دینا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نکاح کے موقع پر باجا بجانے کے بارہ میں دریافت کیا گیا۔ آپؑ نے فرمایا:۔

"باجوں کا وجود آنحضرت صلعم کے زمانہ میں نہ تھا۔ اعلانِ نکاح جس میں فسق و فجور نہ ہو جائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں ضروری شے ہے کیونکہ اکثر دفعہ نکاحوں کے متعلق مقدمات تک نوبت پہنچتی ہے پھر وراثت پر اثر پڑتا ہے اس لئے اعلان کرنا ضروری ہے مگر اس میں کوئی ایسا امر نہ ہو جو فسق و فجور کا موجب ہو۔"

(ملفوظات جلد ۵ صـ ۳۱۲)

ستائیسویں رسم

ستائیسویں رسم آتشبازی چلانا ہے کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ آتشبازی سے آگ لگ جاتی ہے بعض آدمی جُھلس جاتے ہیں آگ کے کھیل دکھانے اور اس پر روپیہ ضائع کرنا اسراف میں داخل ہے لہذا یہ بھی جائز نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"رنڈی کا تماشا یا آتشبازی فسق و فجور اور اسراف ہے یہ جائز نہیں۔"

(ملفوظات جلد ۵ صـ ۳۱۲)

اٹھائیسویں رسم

اٹھائیسویں رسم بھاجی کا تقسیم کرنا ہے۔ بہت سے لوگ شادی کے مواقع پر بھاجی تقسیم کرتے ہیں اور جن لوگوں میں وہ بھاجی تقسیم ہوتی ہے ان سے یہ توقع بھی ہوتی ہے کہ جب اُن کے ہاں ایسی تقریب ہو تو وہ بھی ہمارے گھر ضرور بھاجی بھجوائیں اور بعض لوگ تو بھاجی پر بہت روپیہ خرچ کرتے ہیں تا لوگوں کو معلوم ہو کہ ہم بڑے آدمی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"شادیوں میں جو بھاجی دی جاتی ہے اگر اس کی غرض صرف یہی ہے کہ تا دوسروں پر اپنی شیخی اور بڑائی کا اظہار کیا جاوے تو یہ ریاکاری اور تکبر کیلئے ہو گی اس لئے حرام ہے لیکن اگر کوئی شخص محض اسی نیت سے کہ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کا عملی اظہار کرے اور مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ پر عمل کرنے کے لئے دوسرے لوگوں سے سلوک کرنے کے لئے دے تو یہ حرام نہیں۔ پس جب کوئی شخص اس نیت سے تقریب پیدا کرتا ہے اور اس میں معاوضہ ملحوظ نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا غرض ہوتی ہے تو پھر وہ ایک سو نہیں خواہ ایک لاکھ کو کھانا دے منع نہیں اصل مدعا نیت پر ہے نیت اگر خراب اور فاسد ہو تو ایک جائز اور حلال فعل کو بھی حرام بنا دیتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۴ صـ ۴۷)

انتیسویں رسم

انتیسویں رسم نسبت اور ناطہ کے موقع پر شکر یا مٹھائی وغیرہ کا تقسیم کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ایسا ہی اگر کوئی شخص نسبت اور ناطہ پر شکر وغیرہ اسلئے تقسیم کرتا ہے کہ وہ ناطہ پکّا ہو جائے تو گناہ نہیں لیکن اگر یہ خیال نہ ہو بلکہ اس سے مقصد صرف اپنی شہرت اور شیخی ہو تو پھر یہ جائز نہیں۔"

(ملفوظات جلد ۴ صـ ۵۲)

تیسویں رسم

تیسویں رسم نکاح کے موقعوں پر ایسے مہروں کا باندھنا ہے جو انسان ادا ہی نہیں کر سکتا حالانکہ اللہ تعالےٰ کا صاف ارشاد موجود ہے لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اگر کسی انسان کی حیثیت دس روپے کی بھی نہ ہو تو وہ دو لاکھ روپیہ کیسے ادا کر سکے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ اتنے اتنے بڑے مہر جو باندھے جاتے ہیں اس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ مرد قابو میں رہے اور یا پھر غرض نمود و نمائش ہوتی ہے نہ عورت والوں کی نیت مہر لینے کی ہوتی ہے اور نہ خاوند کی دینے کی۔ ایسی صورت میں جبکہ مہر حیثیت سے زائد باندھا گیا ہو جھگڑا پیدا ہو جائے تو کیا کرنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میرا مذہب یہ ہے کہ جب ایسی صورت میں تنازعہ آ پڑے تو جب تک اس کی نیت ثابت نہ ہو کہ ہاں رضا و رغبت سے وہ اسی قدر مہر پر آمادہ تھا۔ جس قدر کہ مقرر شدہ ہے تب تک مقررہ مہر نہ دلایا جائے اور اس کی حیثیت اور رواج وغیرہ کو مدنظر رکھ کر پھر فیصلہ کیا جاوے کیونکہ بدنیتی کی اتباع نہ شریعت کرتی ہے نہ قانون۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۳۹۴-۳۹۵)

اسی طرح بعض لوگ روپے وغیرہ کا مہر نہیں باندھتے بلکہ ایسی ناقابلِ حصول اشیاء کا مہر باندھتے ہیں جو آدمی کبھی مہیا کر ہی نہ سکے۔ مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ نہ وہ چیز ملے اور نہ عورت کو طلاق ہو۔ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا کہ حضور جن عورتوں کا مہر مچھر کی دوصد چربی ہو وہ کیسے ادا کیا جائے۔ آپؑ نے فرمایا:۔

"مچھروں کی چربی تو کوئی مہر ہی نہیں۔ یہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا میں داخل ہے۔"

(ملفوظات جلد ۶ صـ ۳۹۱)

اکتیسویں رسم

اکتیسویں رسم عورتوں سے مہر کا بخشوانا ہے۔ برصغیر ہند و پاکستان میں اوّل تو مہر ہی ساڑھے بتیس روپے باندھا جاتا ہے اور اس کا نام مولوی صاحبان نے شرعی مہر رکھا ہوا ہے حالانکہ شریعت میں ہرگز ہرگز مہر کی تعیین نہیں ہے بلکہ ہر شخص سے اس کی حیثیت کے مطابق مہر بندھوانا چاہیئے۔ اور پھر یہ ساڑھے بتیس روپے بھی ساری عمر ادا نہیں کئے جاتے بلکہ مرتے وقت عورتوں سے بخشوا لئے جاتے ہیں۔ اور بعض لوگ عورتوں پر رُعب ڈال کر بھی بخشوا لیتے ہیں۔ عورتوں کو بھی پتہ ہوتا ہے کہ اس نے دینا تو ہے نہیں چلو مفت کا احسان ہی سہی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دورِ سعادت عہد میں ایک دوست نے حضورؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ میری دونوں بیویوں نے مجھے مہر بخش دیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا پہلے مہر ان کے ہاتھ میں دو پھر اگر وہ واپس کر دیں تو بات ہوئی۔ وہ گئے اور اپنی دونوں بیویوں کو ان کے مہر ادا کئے۔ پھر ان سے مطالبہ کیا تو وہ واپس کرنے سے انکار کر گئیں۔ چونکہ ہمارے ہاں یہ رواج ہی ایسا ہے اس لئے عموماً عورتیں جانتی ہیں کہ مہر ملنا تو ہے نہیں مفت کا احسان خاوند پر کر دیتی ہیں۔ ایک دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حضورؑ ایک عورت اپنا مہر نہیں بخشتی۔ آپؑ نے فرمایا:۔

"یہ عورت کا حق ہے اُسے دینا

چاہیئے۔ اوّل تو نکاح کے وقت ہی ادا کرے ورنہ بعدازاں ادا کر دینا چاہیئے پنجاب اور ہندوستان میں یہ شرافت ہے کہ موت کے وقت یا اس سے پیشتر اپنا مہر خاوند کو بخش دیتی ہیں۔ یہ صرف رواج ہے جو مروّت پر دلالت کرتا ہے۔"
(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۹۱)

بتیسویں رسم

بتیسویں رسم سہرا باندھنا ہے اس کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے یہ تو آدمی کو گھوڑا بنانے والی بات ہے دراصل یہ رسم ہندوؤں سے مسلمانوں میں آئی ہے اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

تینتیسویں رسم

تینتیسویں رسم حلالہ کرنے کی ہے۔ یہ رسم اتنی گندی اور گھناؤنی ہے کہ اس کے تصور سے بھی انسان کانپتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ حلالہ کرنے اور کروانے والے دونوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے۔ قرآن کریم کی رُو سے جب ایک آدمی عورت کو تین طلاقیں دے دیتا ہے تو وہ اس عورت سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا جب تک وہ عورت کسی دوسرے مرد کے ساتھ نکاح نہ کرے اور وہ اُسے بلا عمد طلاق دے تو پہلا مرد پھر اسی عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص عورت کو تین طلاقیں دے دے اور پھر وہ چاہے کہ اسی عورت سے نکاح کرے تو از روئے قرآن تو ایسا ہو نہیں سکتا اس لئے اس مشکل کا حل اس طرح کیا جاتا ہے کہ ایک دوسرے مرد سے اس عورت کا نکاح اس شرط پر کرایا جائے کہ وہ پھر اُسے طلاق دے گا تا پہلے مرد کے ساتھ اس کا نکاح کرایا جائے۔ (نعوذ باللہ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"قرآن کریم کی رُو سے جب تین طلاق دیدی جاویں تو پہلا خاوند اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ کسی اور کے نکاح میں آوے اور پھر وہ دوسرا خاوند بلا عمد اُسے طلاق دیدے اگر وہ عمداً اسی لئے طلاق دیگا کہ اپنے پہلے خاوند سے وہ پھر نکاح کر لیوے تو یہ حرام ہوگا کیونکہ اسی کا نام حلالہ ہے۔"
(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲۹۳)

چونتیسویں رسم

چونتیسویں رسم ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دینے کی ہے حالانکہ از روئے قرآن شریف طلاق میں تین طہر ہونے ضروری ہیں۔ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس بارہ میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:-

"طلاق ایک وقت میں کامل نہیں ہو سکتی طلاق میں تین طہر ہونے ضروری ہیں فقہاء نے ایک ہی مرتبہ تین طلاق دے دینی جائز رکھی ہے مگر ساتھ ہی اس میں یہ رعایت بھی ہے کہ عدت کے بعد اگر خاوند رجوع کرنا چاہے تو وہ عورت اسی خاوند سے نکاح کر سکتی ہے اور دوسرے شخص سے بھی کر سکتی ہے۔"
(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۳۹۳)

پینتیسویں رسم

پینتیسویں رسم بیوہ کو نکاح سے روکنے کی ہے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بیوہ عورت کے نکاح کر لینے سے ہماری بے عزتی ہوگی اور یہ بد رسم بہت پھیلی ہوئی ہے قرآن شریف نے اسی لئے بیوگان کے نکاح کے بارہ میں حکم فرمایا ہے لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ ہر بیوہ نکاح ضرور کرے ہر کسی کے علیحدہ علیحدہ حالات ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اس بد رسم کو مٹا دینا چاہیئے کہ بیوہ عورت کو ساری عمر بغیر خاوند کے جبراً رکھا جاتا ہے۔"
(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۴۲۹)

چھتیسویں رسم

چھتیسویں رسم متبنّیٰ بنانے کی ہے بعض لوگوں کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تو وہ کسی کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنا لیتے ہیں اور پھر وہ جائداد وغیرہ کا بھی وارث ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے کسی ایسے ہی واقعہ کا ذکر تھا تو آپ نے فرمایا:-

"یہ فعل شرعاً حرام ہے شریعتِ اسلام کے مطابق دوسرے کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنانا قطعاً حرام ہے۔"
(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۳۱۴)

سینتیسویں رسم

سینتیسویں رسم تنبول ڈالنا ہے اگر اس کا مقصد یہ ہو کہ کل میرے ہاں شادی کے موقعہ پر یہ شخص مجھ کو زیادہ دے تو منع ہے قرآن شریف میں ہے لَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ۔ اور اگر غرض یہ ہو کہ اس کی مدد کی جاوے تو جائز ہے۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآن شریف کے جملہ احکام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور ہر قسم کی غیر اسلامی رسوم سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

اے میرے آقا! خدا ناصر ترا!

(مکرم مولوی محمد صادق صاحب آف سماٹرا)

اے میرے آقا! خدا ناصر ترا!

برکتیں اس کی رہیں تجھ پر سدا
رحمتیں ہوتی رہیں بے انتہاء
ہو ترا دَورِ خلافت پُر اماں
کامیاب و کامران و دلربا

غلبۂ اسلام ہو تجھ کو نصیب
اے مرے آقا! خدا ناصر ترا

ہم ترے خدام تیرے ساتھ ہیں
ساتھ کیا؟ بازو ہیں تیرے ہاتھ ہیں
جس طرف چاہے لئے جا بے خطر
ہم ترے ہیں اور تیرے ساتھ ہیں

ہے رضاء تیری رضائے ذوالجلال
اے مرے آقا! خدا ناصر ترا

مال کیا اور جان کیا، کیا آبرو
سب کو ہے تیری رضاء کی جستجو
جب اشارہ ہو تو حاضر ہیں سبھی
ہے یہی دل کی مرے اِک آرزو

اس زمانہ میں ہے تُو سب کا امام
اے مرے آقا- خدا ناصر ترا

اے بروزِ مہدیٔ آخر زماں
اُمّتِ اسلام کی رُوحِ رواں
کشتیٔ اسلام کا ملّاح تُو
راہنمائی میں تری امن و اماں

عمر ہو تیری دراز اور خیر ہو
اے مرے آقا خدا ناصر ترا

عیب جُو، حاسد رہیں ناکام سب
ہے دعا میری- یہی تقدیر رب
خوب فرمایا خداءِ پاک نے
مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ

نمایاں کامیابی

خاکسار کا عزیز کریم اللہ جو لوئیس ول (امریکہ) میں گورنمنٹ آف پاکستان کی طرف سے Pharmacology (علم الادویہ) میں Ph.D کی ریسرچ کر رہا ہے گو سنہ ۶۵-۶۶ء کی طرح سنہ ۶۶-۶۷ء میں بھی لوئیس ول یونیورسٹی کی طرف سے اعلےٰ کامیابیوں کے نتیجہ میں Graduates Schools Deans Honour for 66/67 دیا گیا ہے۔ تمام کلاس میں سے یہ آنر صرف انہی کو ملا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس ایوارڈ کو عزیز کے لئے اور اس کے متعلقین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے زیادہ سے زیادہ بابرکت فرماوے۔ آمین۔

نیز عزیز کا آجکل Final Ph.D کے پریکٹیکل حصہ کا امتحان ہو رہا ہے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس میں بھی عزیز کی اعلےٰ اور نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار (صوفی) خدا بخش عبد زیروی بی۔اے۔ انسپکٹر وقف جدید ربوہ

اُذکروا موتاکم بالخیر

برادرم سید ارتضیٰ علی صاحب لکھنوی مرحوم کی وفات

(از مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب مربی کراچی)

جماعت میں یہ خبر دلی رنج کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ سلسلہ احمدیہ کے پرانے خادم سید ارتضیٰ علی صاحب بعارضہ قلب مورخہ مئی ۶۲ء کو شفا ہسپتال کراچی میں رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نماز جنازہ پہلے تو کراچی میں ادا کی گئی ازاں بعد ان کے فرزندان سید ناصر احمد صاحب اور سید اقبال احمد صاحب ان کی نعش ہوائی جہاز کے ذریعہ ربوہ لے گئے وہاں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ ادا فرمائی اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

خاکسار کا تعارف سید صاحب سے ۱۹۳۶ء میں ہوا جبکہ اس عاجز کو حضرت مصلح موعود نے بحیثیت مبلغ لکھنؤ متعین فرمایا۔ سید صاحب اس وقت وہاں سیکرٹری تبلیغ تھے۔ ان کے بہنوئی جناب سیٹھ خیر الدین احمد صاحب جماعت کے پریذیڈنٹ تھے اور ان کے بڑے بھائی سید ارشد علی صاحب بھی جماعت کے ذمہ دار عہدے پر فائز تھے۔ یہ سب مل کر سائیکل کا کاروبار کرتے اور اکٹھے رہتے تھے۔ پنجاب سائیکل ورکس کے نام سے ان کی فرم تھی۔ میری تبلیغی زندگی کا عملاً آغاز چونکہ لکھنؤ سے ہوا ہے اس لئے مرحوم کے خاندان کے ساتھ میرے گہرے مراسم ہیں اور اس خاندان نے بھی مجھ سے ہمیشہ برادرانہ سلوک روا رکھا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

پیدائش و خاندانی حالات

سید صاحب ۲۰ اگست ۱۹۰۱ء کو بمقام آگرہ پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام سید آغا علی تھا۔ یہ صاحب ایران کے رہنے والے تھے اور آگرہ میں آکر بود و باش اختیار کر لی تھی۔ ان کی رشتہ داری نواب صاحب رام پور سے بھی بتائی جاتی ہے۔ سید صاحب کی والدہ اردو کے مشہور شاعر مرزا غالب کے خاندان میں سے تھیں۔ جس وقت ان کی والدہ کا انتقال ہوا۔ اس وقت سید صاحب کی عمر آٹھ برس کے قریب تھی ان کے بڑے ماموں جناب مرزا کبیر الدین صاحب جو لکھنؤ میں احمدیت کے بانیوں میں سے تھے ان کو آگرہ سے لے آئے اور پھر قادیان جاکر تعلیم الاسلام سکول میں داخل کر دیا۔

مرزا کبیر الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ہی احمدیت کو قبول کیا اور ان کے ذریعہ سے ان کے والد ماجد مرزا امیر الدین صاحب اور ان کے چھوٹے بھائی میرزا احسام الدین صاحب اور ان کے بہنوئی سیٹھ خیر الدین احمد صاحب نے احمدیت کو قبول کیا۔ مرزا صاحب مرحوم ریلوے گارڈ تھے اور بہت ہی خوبیوں کے مالک تھے احمدیت کے عاشق اور ایک نڈر مبلغ تھے ان کی مساعی کا یہ اثر ہے کہ اس خاندان کے سب افراد ماشاء اللہ احمدیت کے پختہ کار مبلغ تھے جناب خیر الدین احمد صاحب بہت بڑے عالم تھے اسی طرح سید ارشد علی صاحب اور ارتضیٰ علی صاحب بھی میدان تبلیغ کے شہسوار تھے۔ خیر الدین صاحب نے سالہا سال تک اپنے مناظروں سے مخالفین کا منہ بند رکھا تھا

تعلیم

سید صاحب نے میٹرک تک قادیان تعلیم پائی۔ قادیان کی تعلیم و تربیت کا ہی یہ اثر تھا کہ مرحوم کو عربی زبان سے گہری دلچسپی پیدا ہوگئی اور بہت بڑا عبور حاصل کیا اور باوجود نو عمر ہونے کے لکھنؤ کی جماعت کے امام الصلوٰۃ اور سیکرٹری تبلیغ مقرر ہوئے۔ لکھنؤ کے بڑے بڑے جلسوں اور یونیورسٹی اور کالجوں میں مرحوم کی اکثر تقاریر ہوتیں آپ کی تقاریر بہت مقبول اور موثر ہوتی تھیں۔ مرحوم نے لکھنؤ میں ایک چھوٹا پریس قائم کیا تھا۔ اور ایک انگریزی رسالہ بھی جاری کیا تھا جس میں تبلیغی مضامین انگریزی دان طبقہ کے لئے شائع کئے جاتے تھے۔

حضرت مصلح موعود کی دعا کا معجزانہ اثر

مرحوم نے اپنے رشتہ داروں اور احباب جماعت کو اور خود مجھے بارہا یہ واقعہ سنایا کہ وہ ایک دفعہ تعطیلات میں قادیان سے لکھنؤ آئے۔ گرمیوں کا موسم تھا سب رشتہ داروں کے ساتھ وہ صحن میں بیٹھے تھے کہ اچانک کسی پرند کی چونچ سے ایک ہڈی گری جس کی وجہ سے مرحوم کی ٹانگ میں زخم ہو گیا۔ اس کو معمولی زخم سمجھ کر ابتدائی علاج کرایا گیا۔ لیکن وہ زخم روز بروز تشویشناک صورت اختیار کرتا گیا یہاں تک کہ وہ ناسور بن گیا اور ڈاکٹروں نے آپ کے ماموں مرزا کبیر الدین صاحب کو مشورہ دیا کہ بچے کی صحت چاہتے ہو تو فوراً ٹانگ کٹوا دو جناب مرزا صاحب نے حضرت اقدس مصلح موعود کی خدمت میں لکھا یہ حضور کی خلافت کا ابتدائی زمانہ تھا۔ حضور رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی کہ ٹانگ کٹوا دی جائے۔ جب اس بات کی اطلاع سید ارتضیٰ علی صاحب کو ہوئی تو انہوں نے حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خط لکھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ایک طالب علم عبد الکریم صاحب جو بادیگر کے رہنے والے تھے ان کو دیوانے کتے نے کاٹ لیا تھا تو حضور کو بہت قلق و اضطراب اس طالب علم کے لئے پیدا ہوا اسی پر حضور نے اس کے لئے دعا کی اور وہ دیوانے کتے کا زخم خوردہ اچھا ہو گیا حضور میں بھی طالب علم ہوں اور حضور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند خدا تعالیٰ کے خلیفہ اور المصلح الموعود ہیں آپ نے اجازت دے دی ہے کہ میری ٹانگ کاٹ دی جائے۔ میری زندگی کسی کام کی رہ جائے گی؟ میری حضور سے یہ درخواست ہے کہ حضور دعا فرما دیں کہ میری ٹانگ اسی طرح ہی اچھی ہو جاوے۔ جس طرح برادرم عبد الکریم اچھے ہوئے۔ اس خط کے جواب میں حضرت اقدس نے یہ حکم دیا کہ تم قادیان چلے آؤ چنانچہ حضور کے حکم کے مطابق سید صاحب قادیان چلے گئے اور وہاں حضور کی دعاؤں کا یہ اثر ہوا کہ ان کی ٹانگ اچھی ہو گئی اور یہ چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے۔ انہوں نے اپنی بیماری کے عرصہ میں ہی میٹرک کے امتحان کی تیاری کی اور آخر خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گئے

سید صاحب نے ایف اے لکھنؤ سے کیا۔ ڈاکٹروں نے یہ بھی مشورہ دیا کہ تم شادی نہ کرنا کیونکہ تمہاری ٹانگ کی تکلیف دوبارہ عود کر آنے کا خطرہ ہے نیز یہ کہ اولاد کا ہونا بھی مشکل ہے لیکن حضرت مصلح موعود کے مشورہ سے سید صاحب نے شادی بھی کی اور خدا تعالیٰ نے حضور کی دعاؤں کے طفیل نو بچے دیئے جن میں سے سات زندہ ہیں اور سب سلسلہ کے خادم ہیں اور تعلیم یافتہ ہیں۔ مرحوم کی شادی محمد ابراہیم خان صاحب جو حضرت مسیح موعود کے صحابی تھے ان کی لڑکی سے ۲۹ مارچ ۱۹۲۲ء کو ہوئی۔ مرحوم کے خسر اور خوشدامن دونوں صحابہ میں شامل تھے اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔

سیرت و اخلاق

مرحوم کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پابندی کرنے کا خیال اٹھتے بیٹھتے رہتا تھا۔ بچپن سے ہی تہجد گزار تھے ان کی اہلیہ صاحبہ کا بیان ہے کہ مرحوم سے میرا تعلق ۴۰ سال رہا میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ مرحوم نے کبھی کوئی نماز قضا کی ہو۔ اشراق کی نماز کے بھی مرحوم عادی تھے۔ سب بچوں کو قرآن کریم خود پڑھایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ مرحوم کی غذا تھی۔ قرآن کریم کا بیشتر حصہ حفظ کیا تھا دعاؤں سے خاص شغف رہا۔ جس نے دعا کے لئے کہا اس کے لئے اہتمام کے ساتھ دعا کی۔ خاندان حضرت مسیح موعود اور خلفاء سے بے حد عقیدت تھی۔ جب کبھی امام وقت سے ملاقات کرتے باادب ہو کر بیٹھتے۔ جب میں ربوہ جاتا مجھ سے بارہا کہا کرتے مولوی صاحب میں پسند نہیں کرتا کہ میں حضور کو دعا کے لئے عرض کروں اور خالی ہاتھ جاؤں۔ مجھے یاد ہے کہ مرحوم اپنی وفات سے کچھ عرصہ پیشتر جبکہ یہ عاجز ایک کام کے لئے ربوہ جا رہا تھا اسٹیشن پر ملے اور کہا کہ آپ میرے لئے دعا کریں اور حضور کو بھی دعا کے لئے کہیں اور مرحوم نے ایک الائچی مجھے دی میں نے کہا یہ کیا فرمانے لگے میں نے حضرت خلیفہ اول سے سنا ہے کہ جس کو دعا کے لئے کہو اس سے کچھ نہ کچھ تعلق ایسا پیدا کرو کہ دعا کی طرف توجہ پیدا ہو۔ آپ کو اکثر رؤیا صالحہ ہوتے لیکن بہت کم سناتے تھے اور کہتے تھے کہ جس کے لئے کچھ معلوم ہوتا ہے اسکو بتا دیتا ہوں اور میں ڈرتا ہوں کہ میرا نفس مجھے دھوکہ میں نہ ڈالے اور میں مغرور نہ ہو جاؤں۔

کراچی میں جب ایک دفعہ آپ ہسپتال میں بیمار تھے تو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی بنفس نفیس عیادت کے لئے تشریف لے گئیں اور آپ کے لئے دعا کی۔ جب شفا پا کر باہر آئے تو بڑے فخر سے بیان فرماتے کہ بیگم صاحبہ کی شفقت اور دعا کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے شفا دی۔ جب تک صحتمند رہے کسی نہ کسی رنگ میں سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔

مرحوم عرصہ سے عارضہ قلب کی وجہ سے بیمار تھے ۳ مئی کو ان کو جو دورہ پڑا وہ نہایت سخت تھا جس سے مرحوم جانبر نہ ہو سکے اور اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے بلند درجات اور ان کی اہلیہ دونوں اور بچوں کو صبر و سکون عطا کرے۔ آمین

درخواست دعا

خاکسار کا چچا زاد بھائی عرصہ پانچ ماہ سے بیمار ہے مختلف ڈاکٹروں سے علاج کروایا گیا ہے تاحال مرض میں افاقہ نہیں ہوا۔ صحابہ کرام، درویشان قادیان اور جملہ دیگر احباب سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ (مشتاق احمد خالد کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء کے موقعہ پر فرمایا:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چندہ جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے
جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس
سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے
اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔
کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"
(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم سے یہ سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کو الگ رکھا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس زور دینے کی وجہ سے کہ ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں۔ مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمانوں کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہے گا۔"

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس سال عہدہ داروں کو ابھی سے پوری پوری کوشش شروع کر دینی چاہیئے کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے کہ اس کارِ خیر میں پورا حصہ نہ لے کر اپنا ایمان تازہ کرنے کی سعادت سے محروم رہ جائے۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ ضلع جھنگ)

نتیجہ امتحان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منعقدہ ۱۰ر اپریل ۶۷ء

لجنہ اماء اللہ کے سال رواں کے پہلے امتحان کا نتیجہ تیار ہو چکا ہے۔ کامیاب ممبرات کو مقامی صدر صاحبہ کی معرفت سندیں بھجوائی جا رہی ہیں۔ وصول فرمالیں۔ نتیجہ کا مجمل خاکہ حسب ذیل ہے۔

معیار اول میں کل ۱۳ ممبرات شامل ہوئی جو خدا کے فضل سے سب کامیاب ہو گئی ہیں اس معیار میں محترمہ فاطمہ شاہدہ محلہ دار الرحمت وسطی ۸۷/۱۰۰ نمبر لے کر اول قرار پائی ہیں۔ اور صادقہ یوسف صاحبہ محلہ دار الرحمت وسطی ۸۵/۱۰۰ نمبر حاصل کر کے دوم آئی ہیں اور سلیم اختر جہلم ۸۲/۱۰۰ نمبر لے کر سوم رہی ہیں۔

معیار دوم کے امتحان میں شامل والی ممبرات کی تعداد ۲۷۵ ہے۔ ان میں سے نفر بیا ۲۲۵ کامیاب ہیں۔ اس امتحان میں محترمہ امۃ الودود صاحبہ بی اے سال اول ۹۴/۱۰۰ نمبر لے کر اول قرار پائی ہیں اور محترمہ ناصرہ تبسم گوجرانوالہ ۹۱/۱۰۰ نمبر لے کر دوم آئی ہیں۔ اور امۃ الحفیظ آف پشاور ۹۰/۱۰۰ نمبر لے کر سوم رہی ہیں۔

تمام کامیاب ممبرات کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش ہے۔ سندات بذریعہ ڈاک بھجوا دی جائیں گی۔

لجنہ اماء اللہ کا سال رواں کا دوسرا امتحان ۱۷ر ستمبر ۶۷ء کو ہوگا۔ اس کا نصاب مندرجہ ذیل ہے۔

معیار دوم کے لئے کتاب الوصیت۔ مختصر تاریخ احمدیت (جو ناصرات کے لئے شائع کروائی گئی تھی) اور قرآن کریم کے آٹھویں پارے باترجمہ کا امتحان ہوگا

معیار اول کے لئے "برکات الدعا" اور تفسیر کبیر میں سے ۰۰۰۰ پہلے پارے کا تیسرا، چوتھا اور پانچواں رکوع ترجمہ اور تفسیر کا امتحان ہو۔

تمام لجنات مقامی طور پر اس کی تیاری شروع کرا دیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

دعائے نعم البدل

میرے چچا زاد بھائی محمد ابراہیم کے بچے یکے بعد دیگرے وفات ہو گئے ہیں
انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب نعم البدل کیلئے دعا فرمائیں۔

(عبد اللطیف ریہوری آزاد کشمیر)

منظوری انتخاب صدر و نائب صدر مجلس موصیان جماعتہائے احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے صدر اور نائب صدر مجلس موصیان کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ احباب یہ امر نوٹ فرمالیں کہ صدر موصیان سیکرٹری وصایا بھی ہوگا۔ لہذا مندرجہ ذیل جماعتوں میں اگر قبل ازیں سیکرٹری وصایا کی منظوری ہو چکی ہے تو انہیں چاہیئے کہ وہ سیکرٹری وصایا کا چارج بھی صدر موصیان کو دے دیں۔

نام جماعت	نام صدر معہ وصیت نمبر	نام نائب صدر معہ وصیت نمبر
نبی سر روڈ	چوہدری علی احمد صاحب ۱۲۷۹۹	
چک ۹۰/۱۲ ۔ ایل منٹگمری	X	خورشید بیگم صاحبہ ۱۴۷۳۹
حلقہ سول لائنز لاہور	قریشی محمود احمد صاحب ۱۷۵۳۳	X
رسالپور چھاؤنی ۔ پشاور	محمد ایوب صاحب بٹ ۱۴۷۱۲۵	انور سلطانہ صاحبہ ۱۰۳۱۵
حلقہ اسلامیہ پارک لاہور	سردار بشیر احمد صاحب ۳۶۸۹	X
سرور ۔ ضلع شیخوپورہ	چوہدری نذیر احمد صاحب ۱۵۶۸۹	X
دار الرحمت وسطی ربوہ	رفیق احمد صاحب ثاقب ۱۴۶۳۰	X
عارف والہ ۔ منٹگمری	چوہدری عزیز اللہ صاحب ۱۴۱۲۰	X
حلقہ رحمان پورہ لاہور	عبد القادر صاحب ۱۴۷۳۵	X
پشاور	میاں محمود احمد صاحب ۸۰۹۶	X
چک ۹۱-۸/۱۰-۱۴	مولوی سراج الدین صاحب ۳۲۸۳	X
حلقہ سلطان پورہ لاہور	چوہدری بشیر احمد صاحب ۸۵۷۲	X
رسنت نگر لاہور	ملک محمود احمد صاحب ۱۷۳۸۴	X
محمد نگر لاہور	خواجہ محمد اکرم صاحب ۱۶۷۷۱	X
سنجر چانگ ضلع حیدر آباد	X	امۃ الحکیم صاحبہ ۱۳۲۳۳
کنڑی ۔ ضلع تھرپارکر	X	زینب قدسیہ صاحبہ ۹۱۷۷
دار البرکات ربوہ	X	امۃ النصیر صاحبہ ۱۴۷۲۶
باب الابواب "	X	روشن بخت صاحبہ ۸۳۹۲
کھاریاں ضلع گجرات	صوفی نور داد صاحب ۶۸۰۳	ہاجرہ بیگم صاحبہ ۳۰۱۹
دار الصدر غربی ۲ ربوہ	X	سیدہ مہر آپا صاحبہ ۶۶۰۷
دار النصر غربی ربوہ	X	نصرت پروین صاحبہ ۱۸۴۳۳
دار الصدر جنوبی ۱ ربوہ	X	صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ ۱۴۷۵۱
دار الرحمت وسطی ۱ "	X	امۃ الغنی صاحبہ ۶۳۱۳
" " ۳ "	X	سکینہ سیفی صاحبہ ۶۴۳۸
ملتان شہر	X	عائشہ بیگم صاحبہ ۹۶۹۱
دار العلوم ربوہ	X	امۃ الرحیم صاحبہ ۷۹۱۶
چک ۲/۱ ۔ ۵ ضلع نواب شاہ	چوہدری اللہ دتہ صاحب ۱۴۷۰۰	طالعہ بی بی صاحبہ ۱۴۷۰۷
احمد آباد اسٹیٹ	X	سکینہ بی بی صاحبہ ۱۷۶۱۵

(ناظر اعلیٰ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

ہونہار اور دینی تڑپ رکھنے والے طلباء اپنے آپ کو پیش کریں

جامعہ احمدیہ میں داخلہ انشاء اللہ العزیز ستمبر ۶۷ء میں شروع ہوگا۔ اس وقت تک میٹرک۔ ایف۔ اے۔ بی۔ اے وغیرہ کے نتائج خدا تعالیٰ کے فضل سے شائع ہو چکے ہوں گے۔ بہت سے طلباء ایسے ہوتے ہیں جو دینی خدمت کی سچی تڑپ رکھنے کے باوجود ایسے مواقع سے محروم رہتے ہیں۔ جو ان کے جوہر کو اجاگر کر سکیں۔ اسی طرح بہت سے نوجوان ایسے ہوتے ہیں۔ جو میٹرک کے بعد سچی راہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے مختلف مشاغل میں پھنس جاتے ہیں۔ اور اس طرح دینی خدمت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

پس تمام نوجوانوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر ان کا مطمح نظر دین کی خدمت ہے تو میٹرک کا نتیجہ نکلتے ہی وہ اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں۔ اور جامعہ احمدیہ میں داخل ہوں۔

(ناظر تعلیم)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ ۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا۔ اسبات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل ۱۸۷۴۱ / ۱۶-۱۱-۶۶

میں محمد اسلم ولد سردار خان قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی ساکن نواز آباد اسٹیٹ ڈاک خانہ سلطان آباد ضلع حیدرآباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے اس وقت -/۱۵۰ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو کبھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور کی جائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (شرط اول -/۲)

العبد محمد اسلم نواز آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ سلطان آباد ریلوے اسٹیشن ضلع حیدرآباد مغربی پاکستان۔

گواہ شد :- عبدالعزیز بھٹی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نواز آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد

گواہ شد :- عبدالغفور خاں سیکرٹری مال نواز آباد اسٹیٹ۔

الراقم :- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا نواز آباد اسٹیٹ۔

مسل ۱۸۷۴۲ / ۱-۱۲-۶۶

امۃ الحفیظ صاحبہ زوجہ عطاء اللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصرت آباد ڈاکخانہ فضل بھمبرو ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس جائیداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں (۱) میرا حق مہر مبلغ دو صد روپے ہے۔ جو بذمہ خاوند ہے ۲۔ میرا زیور حسب ذیل ہے :-

طلائی کانٹے وزنی ۱/۲ ۱ تولہ مالیتی -/۱۸۱ روپے
انعام طلائی " ۱ تولہ -/۱۲۵ روپے
کل مالیت -/۳۰۶ روپے

میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

(شرط اول ۵۰/۱)

الامۃ :- نشان انگوٹھا۔ امۃ الحفیظ زوجہ عطاء اللہ نصرت آباد

گواہ شد :- عطاء اللہ سیکرٹری مال خاوند موصیہ جماعت احمدیہ نصرت آباد

گواہ شد :- محمد قاسم ولد عبدالحفیظ سیکرٹری امور عامہ نصرت آباد

مسل ۱۸۷۴۳ / ۱۲-۱۲-۶۶

میں فاطمۃ الزہرا زوجہ محمد قاسم قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن نصرت آباد ڈاکخانہ فضل بھمبرو ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس جائیداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

(۱) حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے جو بذمہ خاوند ہے (۲) میرا زیور حسب ذیل ہے

طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی -/۱۲۵ روپے
" انگوٹھی " نصف تولہ " -/۴۳ "
کل مالیت -/۱۶۸ "

میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے گی۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

الامۃ :- فاطمۃ الزہرا زوجہ محمد قاسم صاحب

گواہ شد :- محمد قاسم خاوند موصیہ نصرت آباد

گواہ شد :- سید داؤد مظفر شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نصرت آباد

الراقم :- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ نصرت آباد

مسل ۱۸۷۴۴ / ۱۰/۱۲/۶۶

میں نذیر احمد ولد عبدالعزیز قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصرت آباد ڈاکخانہ فضل بھمبرو ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ایک سو روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور کی جائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

(شرط اول ایک روپیہ)

الراقم سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا نصرت آباد

العبد۔ نذیر احمد ولد چوہدری عبدالعزیز مرحوم نصرت آباد۔ پو۔ فضل بھمبرو ضلع تھرپارکر

گواہ شد۔ سید داؤد مظفر شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نصرت آباد اسٹیٹ فضل بھمبرو

گواہ شد۔ فضل احمد ولد اکبر علی نصرت آباد پو۔ فضل بھمبرو۔ ضلع تھرپارکر

مسل ۱۸۷۴۵ / ۳/۱۲/۶۶

میں نصرت بیگم زوجہ نذیر احمد پیشہ خانہ داری قوم ارائیں عمر ۱/۲ ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصرت آباد۔ ڈاکخانہ فضل بھمبرو ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ اس جائیداد کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد نہیں (۱) میرا حق مہر ایک ہزار روپے ہے۔ جو بذمہ خاوند ہے۔ (۲) میرا زیور حسب ذیل ہے۔

(۱) طلائی گلوبند وزنی تین تولہ
(۲) چوڑیاں طلائی وزنی ۳/۴ ۲ تولہ
(۳) ٹکہ " " ۱ "
(۴) کانٹے " " ۱/۴ "
(۵) انگوٹھی " ۳ عدد ۱ "

کل وزن ۹ تولہ مالیت ۱۱۲۵ روپے

میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ (شرط اول ایک روپیہ)

الراقم سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

الامۃ نصرت بیگم زوجہ نذیر احمد صاحب نصرت آباد سٹیٹ۔ گواہ شد۔ فضل احمد ولد اکبر علی والد موصیہ

گواہ شد نذیر احمد ولد عبدالعزیز خاوند موصیہ نصرت آباد سٹیٹ

مسل ۱۸۷۴۶ / ۱۲/۱۲/۶۶

نصیرہ بیگم زوجہ فیض احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصرت آباد ڈاکخانہ فضل بھمبرو ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس جائیداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔ (۱) میرا حق مہر مبلغ ۳۰۰ روپے ہے جو بذمہ خاوند ہے (۲) میرا زیور حسب ذیل ہے۔

طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی ۱۲۵ روپے میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ الراقم سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا نصرت آباد۔ الامۃ۔ نصیرہ بیگم زوجہ فیض احمد نصرت آباد سٹیٹ ضلع تھرپارکر گواہ شد۔ فیض احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد عطاء اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نصرت آباد سٹیٹ

اسرائیلی جارحیت کے خلاف روس نے سلامتی کونسل میں ایک اور قرارداد پیش کر دی

عرب علاقے فوری طور پر خالی کرنے اور فوجوں کو عارضی صلح کی سرحد پر واپس لے جانے کا مطالبہ

نیویارک ۱۴ر جون۔ روس نے عرب ملکوں کے خلاف اسرائیل کے جارحانہ حملہ کی ایک بار پھر پرزور مذمت کی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ اسرائیلی فوجیں عرب علاقے فوری طور پر خالی کر کے غیر مشروط طور پر ۱۹۴۹ء کی عارضی صلح کے معاہدہ کی سرحدوں پر واپس چلی جائیں۔ روس نے یہ مطالبہ اپنی اس قرارداد میں پیش کیا ہے جو اس نے گزشتہ رات سلامتی کونسل میں پیش کی ہے۔

روس کے مندوب مسٹر فیڈرینکو نے گزشتہ رات سلامتی کونسل میں عرب ملکوں پر اسرائیل کے جارحانہ حملہ کی پرزور مذمت کرتے ہوئے کہا یہ حقیقت ہے کہ اسرائیل نے حملہ کرنے میں پہل کی اور یکدم حملہ کے نتیجہ میں اس نے عرب ملکوں کا علاقہ ہتھیا لیا۔ بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ متحدہ عرب جمہوریہ اور دوسرے عرب ملکوں کے ارادے ہرگز جارحانہ نہیں تھے۔ انہوں نے کہا سیاسی تصفیہ اور فوجوں کی واپسی کو ایک دوسرے کے ساتھ خلط ملط نہ کیا جائے۔ تصفیہ طلب امور کو زیر بحث لانے سے قبل بہر حال فوجوں کی واپسی ضروری ہے۔ روسی مندوب نے مطالبہ کیا کہ اس کی اس قرارداد پر فوری طور پر ووٹ لئے جائیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر اسرائیل نے فوری طور پر عرب علاقوں سے فوجیں نہ ہٹائیں تو پھر اقوام متحدہ کے منشور کے تحت دوسرے ذرائع اختیار کرنا پڑیں گے۔

اردن کے نمائندے نے روسی نمائندے کی تائید کی۔ نیز انہوں نے اسرائیل کے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے سلامتی کونسل پر زور دیا کہ وہ عرب مہاجرین کی سلامتی اور ان کے رہن سہن اور دیگر حالات کے متعلق رپورٹ حاصل کرے۔ سعودی عرب کے نمائندے نے کہا جب تک اسرائیل کا یہ ناسور ختم نہیں ہوتا اس وقت مشرق وسطیٰ میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

امریکی نمائندے مسٹر گولڈ برگ نے کہا روسی قرارداد ایک ایسا نسخہ ہے جس سے معاملات کا مستقل بنیادوں پر تصفیہ ہونے کی بجائے ان کے مزید بگڑنے کا اندیشہ ہے اور اس امر کا بھی امکان ہے کہ لڑائی دوبارہ شروع ہو جائے۔

بومدین روسی رہنماؤں سے گفتگو کے بعد وطن واپس لوٹ گئے

ماسکو ۱۴ر جون۔ الجزائر کے وزیر اعظم جناب بومدین نے اعلان کیا ہے کہ اگر روس نے سامراجیوں کے خلاف واضح طور پر ساتھ نہ دیا تو الجزائر نتائج کی پرواہ کئے بغیر تنہا اسرائیل کے خلاف جنگ شروع کر دے گا۔ انہوں نے ماسکو میں کہا کہ الجزائر کے عوام جو کٹھن جدوجہد سے گزر چکے ہیں اسرائیل کو یقین دلا دیں گے کہ وہ عربوں کی عارضی ناکامیوں سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ اور اسے عربوں کے تمام حقوق واپس کرنے ہوں گے۔

جناب بومدین جو مشرق وسطیٰ کے حالات پر روسی رہنماؤں سے دو ٹوک اور صاف صاف بات چیت کرنے کی غرض سے ماسکو پہنچے تھے۔ اپنے مذاکرات مکمل کرنے کے بعد کل واپس روانہ ہو گئے انہوں نے روسی نمائندوں کے ساتھ ۱۲ گھنٹے بات چیت کی۔

جنرل اسمبلی کا ہنگامی اجلاس بلانے کی روسی درخواست

سیکرٹری جنرل نے تمام ممبر ملکوں سے رائے طلب کر لی!

نیویارک ۱۴ر جون۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر یوتھان نے کہا ہے کہ روس نے مشرق وسطیٰ کے سوال پر جنرل اسمبلی کا ایک غیر معمولی اجلاس بلانے کی درخواست کی ہے اور انہوں نے اس بارہ میں تمام ممبر ملکوں سے رائے طلب کر لی ہے۔ اگر ممبروں کی اکثریت یعنی ۶۲ ملکوں کی طرف سے اس کے حق میں جواب ملا تو وہ چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر جنرل اسمبلی کا اجلاس بلا لیں گے توقع ہے کہ تین دن کے اندر اندر تمام ملکوں کی طرف سے جواب موصول ہو جائیگا۔ مبصرین نے توقع ظاہر کی ہے کہ اس موقع پر روس اعلیٰ سطح کا ایک وفد نیویارک بھیجے گا۔ اور کوئی بعید نہیں کہ روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن خود وفد کی رہنمائی کریں۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کیلئے جواں ہمت بزرگ کی سعی مشکور

انگلستان کے احمدی احباب کی طرف سے ستر ہزار روپیہ کا نیا وعدہ

انگلستان میں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے صاحب حیثیت احمدی بھائیوں اور بہنوں کی بڑی بھاری تعداد ہے۔ گزشتہ سال سوا سال میں بمشکل ڈیڑھ صد احباب کے وعدے موصول ہوئے تھے اور ان وعدوں کی مجموعی رقم ۱،۱۷،۴۸۴ روپیہ تھی۔ گزشتہ چند ہفتوں سے حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری فریضہ حج بجا لانے کے بعد انگلستان میں مقیم ہیں۔ آپ فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے جس طرح محبت ... اور دالہیت سے پاکستان میں کام فرماتے رہے اور اس ادارہ کے ساتھ قابل شکریہ تعاون فرماتے رہے ہیں اسی طرح انگلستان پہنچ کر بھی آپ نے فاؤنڈیشن کے لئے اپنی نیک مساعی کو جاری رکھا اور باوجود بڑھاپے کی کمزوری اور بعض وہاں کی مشکلات کے متعدد احباب اور خواتین میں تحریک فرمائی۔ خواتین نے زیور لا کر پیش کی اور وعدے لکھوائے اور وعدوں میں اضافہ کروایا اب سابقہ وعدہ میں انگلستان کے احمدی احباب کی طرف سے ستر ہزار روپیہ اضافہ ہوا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالےٰ ان کی اخلاص سے بھرپور قربانی کو قبول فرمائے اور اپنی برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

انگلستان کے احمدی احباب کی بڑی بھاری تعداد جو خدا تعالےٰ کے فضل سے خاص مقدرت رکھتی ہے ابھی باقی ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ وہاں کے جملہ دوستوں کو بشاشت قلب کے ساتھ فاؤنڈیشن فنڈ میں جو حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی یاد میں قائم کیا گیا ہے حصہ لینے کی اعلیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار شیخ مبارک احمد

سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

سپاس تعزیت و شکریہ احباب کرام

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ - مدظلہا

بڑے ابا جان یعنی چچا ابا حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی وفات پر احباب جماعت و امراء صاحبان اندرون و بیرون پاکستان کی طرف سے مجھے بے شمار تعزیتی خطوط و تار اور تعزیتی قراردادیں موصول ہوئی ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اگرچہ خاکسار نے حتی الوسع سب کو انفرادی طور پر شکریہ کے خطوط لکھ دیئے ہیں سوائے ان چند تاروں اور خطوط کے جن پر ایڈریس نہیں تھے۔ سو خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ ان تمام احباب کرام کا بھی دلی شکریہ ادا کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کو اس محبت و خلوص اور ہمدردی کی بہترین جزا دے۔ آمین۔

اسی طرح میں درویشان قادیان کی بھی خاص طور پر شکر گزار ہوں جنہوں نے ہمیں اپنی خصوصی دعاؤں سے نوازا۔

تمام احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی آزمائش اور پریشانیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے ان جدا ہونے والی برگزیدہ شخصیتوں کے نقش قدم پر کما حقہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مہر آپا

ہندوستان کے سیکنڈ اور تھرڈ سیکرٹری کو چین سے نکل جانے کا حکم

پیکنگ ۱۴ر جون۔ چینی حکومت نے پیکنگ میں ہندوستانی سفارت خانہ کے سیکنڈ اور تھرڈ سیکرٹری مسٹر رگھوناتھ اور مسٹر وجے کو ملک سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ وہ جاسوسی کے الزام میں عدالت میں مجرم ثابت ہوئے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲